(S_1999_1_488_491)

سپریم کورٹ رپورٹس (1999) SUPP. 1 ایس سی آر

شری لکچا نن ایل۔ پرنیکر

بنام

ریاست گوا اور دیگر

16 اگست 1999

[ڈاکٹر اے۔ ایس۔ آنند، چیف جسٹس، ایم۔ جگن نادھاراؤ اور این۔ سنتوش ہیگڑے، جسٹسز]

ملازمت قانون:

تعلیمی ادارہ۔ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر۔ اسکول کو حکومت نے سنبھال لیا۔ اپیل کنندہ۔ ہیڈ ماسٹر کو دوسرے اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر مقرر کیا گیا جو ایک مڈل اسکول تھا۔ ان کی نمائندگی کو 16.2.1994 کے سرکاری حکم کے ذریعہ منظور کیا گیا تھا اور انہیں 1.4.1974 سے گورنمنٹ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ محکمہ عدالت عالیہ کو دی گئی درخواست میں کہا گیا ہے کہ مڈل اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر اپیل گزار کی تقرری ان کی رضامندی کے ساتھ کی گئی تھی۔ مشاہدات کے خلاف اپیل۔ دریں اثنا، عدالت عالیہ کے حکم کی طاقت پر حکومت نے 21/22.1.99 کے حکم کے ذریعہ نہ صرف اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کر دیا بلکہ 16.2.1994 کے انضمام کے حکم کو بھی منسوخ کر دیا۔ عدالت عالیہ کے ریمارکس غیر ضروری تھے اور اس لیے انہیں کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ 21/22.1.1999 کے حکومتی حکم کو قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور منصفانہ کارروائی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے منظور کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کو حکومت کے سامنے نمائندگی کرنے کی آزادی دی جاتی ہے جو اس کا فیصلہ کرے گی۔ انتظامی قانون۔ فطری انصاف کے اصول۔ سماعت کا موقع۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4504 آف 1999۔

1996 کے ڈبلیو۔ پی۔ نمبر 261 میں باممبے عدالت عالیہ کے 14.7.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی جانب سے دھرومہتا، فضل الدین انعم محترمہ شوبھا اور ایس۔ کے۔ مہتا شامل ہیں۔

جواب دہندگان کے لئے محترمہ اے۔ سبھاشنی۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

تاخیر کو معاف کر دیا گیا۔

اجازت دے دی گئی۔

درخواست گزار کو 25 مئی 1970 کو 325-575 روپے کی تنخواہ پر شری رام داس ہائی اسکول، آمونا، گوا کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا تھا۔ 1.6.1972 کو پروبیشن کی مدت مکمل ہونے کے بعد انہیں ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔ شری رام داس ہائی اسکول، جو ایک نجی اسکول تھا، کو حکومت نے 1.4.1974 سے مذکورہ اسکول میں کام کرنے والے عملے کے ساتھ اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ جس وقت اسکول پر قبضہ کیا گیا تھا، اس وقت اپیل گزار اپنی تنخواہ 400 روپے کے نظر ثانی شدہ پے اسکیل میں لے رہا تھا۔ 10 جون، 1974 کے ایک حکم کے ذریعے اسکول کے کنٹرول میں آنے کے بعد، حکومت نے اپیل گزار کو 300-25-450-ای بی-25-600 روپے کے پے اسکیل پر سالیگاو کے گورنمنٹ مڈل اسکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا۔ درخواست گزار نے مڈل اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر ان کی تقرری کے خلاف احتجاج کیا، کیونکہ پہلے وہ ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ مڈل اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر آنے کے بعد درخواست گزار نے مختلف درخواستیں پیش کیں۔ انہوں نے اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی کی نشاندہی کرنے کے لئے کچھ دیگر لوگوں کے معاملوں کا حوالہ دیا۔ 13 جنوری 1993ء کو

درخواست گزار کو وقتی طور بنیادوں پر ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن میں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے وقتاً فوقتاً کی جانے والی درخواستوں پر حکومت نے غور کیا اور 16 فروری 1994 کو ایک حکم جاری کیا گیا جس کے تحت اپیل کنندہ کو اسکول کے قبضے کی تاریخ سے یعنی 1.4.1974 سے گورنمنٹ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر شامل کیا گیا۔ اس سے پہلے 10.6.1974 کے حکم کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ چونکہ حکومت کی طرف سے 16.2.1994 کے اپنے حکم میں دیئے گئے نتائج کے فوائد اپیل کنندہ کو نہیں دیئے گئے تھے، لہذا انہوں نے گوا میں بمبئی عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن نمبر 261/1996 دائر کی۔ رٹ پٹیشن میں اٹھایا گیا اصل مسئلہ حکومت کے 16.2.1994 کے حکم کے مطابق انہیں نتیجہ خیز فوائد دینے میں ناکامی کے بارے میں تھا۔ 14 جولائی 1998 کو رٹ پٹیشن کی سماعت ہوئی اور اسے نمٹا دیا گیا۔ جہاں تک نتیجہ خیز فوائد کا تعلق ہے، اپیل کنندہ کو محکمہ میں نمائندگی کرنے کی آزادی دی گئی تھی اور محکمہ کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ نمائندگی کی وصولی کی تاریخ سے تین ماہ کی مدت کے اندر اس نمائندگی کا فیصلہ کرے۔

عدالت عالیہ کے 14 جولائی 1998 کے حکم کے پیرا 2 میں فاضل بنچ نے کہا:

''2۔ سماعت کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ مڈل اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے کے خلاف اپیل کنندہ کی تقرری ان کی رضامندی سے کی گئی تھی۔ مسٹر لوٹلیکر نے اس بات پر زور دینے کی کوشش کی کہ رضامندی دباؤ اور جبر کے تحت حاصل کی گئی تھی۔ یہ بات تکلیف دہ ہے کہ درخواست میں اس طرح کے بیانات کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ہم اسے مادی جبر کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ہم درخواست پر غور کرنے کی تجویز نہیں رکھتے ہیں۔

اپیل کنندہ نے اس ہدایت سے ناراض ہو کر خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دائر کی ہے۔ اس عدالت میں زیر التوا کارروائی کے دوران حکومت نے عدالت عالیہ کے 14 جولائی 1998 (سپرا) کے حکم کے پیرا 2 میں کیئے گئے مشاہدات سے متاثر ہو کر 21/22 جنوری 1999 کو ایک حکم جاری کیا۔ حکومت نے نہ صرف اپیل کنندہ کی 16.2.1994 کے پہلے کے حکم کے نتیجے میں فائدہ دینے کی درخواست کو مسترد کر دیا

بلکہ اپیل کنندہ کو کسی نوٹس میں ڈالے بغیر اور اس سلسلے میں اس کی بات سنے بغیر اپیل کنندہ کو گورنمنٹ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر شامل کرنے کے حکم کو بھی منسوخ کر دیا۔

ہمارے سامنے اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ رٹ پٹیشن نمبر 261/96 میں عدالت عالیہ کے سامنے جو معاملہ تھا وہ محدود تھا، جو نتیجہ خیز فوائد کی فراہمی تک محدود تھا۔ پیرا 21 (سپرا) میں کیے گئے مشاہدات، ہماری رائے میں سختی سے بات کرتے ہوئے، طلب نہیں کیے گئے تھے. ان مشاہدات کی وجہ سے 21/22 جنوری، 1999 کا حکم پاس ہوا۔ خصوصی اجازت کی عرضی پر مدعا علیہان کی جانب سے دائر کیے گئے جواب میں ابتدائی اعتراضات کے پیرا-2 میں کہا گیا ہے کہ 'مدعا علیہان نے عدالت عالیہ کی ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے 22 اپریل 1999 کو حکومت کے 16 اپریل 1994 کے حکم کو واپس لیتے ہوئے اپیل کنندہ کی نمائندگی پر فیصلہ سنایا ہے۔''

21/22 جنوری، 1999 کا حکم جس طرح سے دیا گیا، وہ کم از کم مناسب نہیں تھا۔ اپیل کنندہ کو 16.2.1994 کے حکم نامے کے فوائد سے محروم کر دیا گیا تھا۔ قدرتی انصاف کے اصول کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور عمل میں منصفانہ کھیل کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ 16.2.1994 کو اپیل کنندہ کے حق میں دیا گیا سابقہ حکم اپیل کنندہ کو اس کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کا کوئی موقع دیے بغیر منسوخ کر دیا گیا تھا۔ 16.2.1994 کے حکم کے ذریعہ اپیل کنندہ کو گورنمنٹ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر شامل کرنے کو کسی بھی وقت کسی بھی فریق کی طرف سے کسی کارروائی کے ذریعہ مسئلہ میں نہیں ڈالا گیا تھا۔ یہ فائدہ اپیل کنندہ کو سماعت کا کوئی موقع فراہم کیے بغیر اس سے چھینا نہیں جا سکتا تھا، یہاں تک کہ جہاں ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے شمولیت کو مسئلہ بنا دیا گیا تھا۔ ان کی خلاف ورزی میں قدرتی انصاف کے اصولوں کا احترام کیا گیا ہے۔ 21/22 جنوری، 1999 کا حکم مدعا علیہان نے عدالت عالیہ (سپرا) کے حکم کے پیرا-2 میں موجود مشاہدات سے متاثر ہو کر دیا تھا، جن کے مشاہدات، ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں، بالکل بھی طلب نہیں کیے گئے تھے۔ معاملے کے حقائق اور حالات کو دیکھتے ہوئے 21/22 جنوری 1999 کے حکم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا اور ہم اس کے مطابق اسے خارج کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور عدالت عالیہ کے 14 جولائی، 1998 (سپرا) کے فیصلے کے پیرا-2 میں موجود مشاہدات اور 21/22 جنوری، 1999 کو ریاست کی طرف سے دیئے گئے فالو اپ آرڈر کو خارج کرتے ہیں۔ نتیجتاً 16.2.1994 کا حکم بحال

ہو جائے گا۔ ہم اپیل کنندہ کو آزادی دیتے ہیں کہ وہ 16.2.1994 کے حکم کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کی منظوری کے لئے ریاستی حکومت کو نمائندگی دے، جیسا کہ خود عدالت عالیہ نے ہدایت دی تھی۔ اگر اپیل کنندہ کی جانب سے اس حکم کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر متعلقہ محکمہ کے سامنے درخواست دائر کی جاتی ہے تو اس کا فیصلہ محکمہ نمائندگی کی کاپی موصول ہونے کی تاریخ سے بارہ ہفتوں کی مدت کے اندر کرے گا۔ درخواست کا فیصلہ محکمہ 21/22 جنوری 1999 کو دیے گئے حکم کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے حکم (سپرا) کے پیرا-2 میں کیے گئے مشاہدات سے متاثر ہوئے بغیر کرے گا، جسے ہم نے خارج کر دیا ہے۔

اس طرح، اپیل کامیاب ہوتی ہے اور مندرجہ بالا شرائط میں اس کی منظوری دی جاتی ہے، بنا کوئی اخراجات کے۔

آر۔ پی۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this
document